بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۷ فتح ۱۳۴۵ھش / ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ / ۲۷ دسمبر ۱۹۶۶ء | نمبر ۳۰۱

اخبارِ احمدیہ

—• ربوہ ۲۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"کل ضعف ہو گیا تھا۔ گردوں میں بھی کچھ مزید انفیکشن پائی گئی ہے۔"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

—• مکرم چوہدری بشیر [illegible] خان صاحب ماسٹر وارنٹ آفیسر بیمار ہیں اور سی ایم ایچ ہسپتال پشاور میں زیر علاج ہیں۔ ابھی تک مرض کی تشخیص نہیں ہو سکی۔ بخار کی وجہ سے کمزوری بڑھ گئی ہے۔ احباب کرام ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار فضل احمد ناظر تعلیم)

• وقفِ جدید کے وعدہ جات کے حصول اور چندہ کی وصولی میں ہر ممکن مدد اور کوشش کرنا مجلس انصار اللہ کے سپرد ہے۔ وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ کی خدمت میں درخواست ہے۔ سیکرٹریان وقفِ جدید سے مل کر وقفِ جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں اور ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے ایک بھی وعدہ کنندہ دوست ایسے نہ رہ جائیں جنہوں نے یہ چندہ ادا نہ کیا ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد وقفِ جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب

• جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۱۵ جنوری تک پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ کے توسط سے منتظم بازار کو بھجوا دیں۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف کا درج ہونا ضروری ہے۔

(۱) دکان کے مالک کا نام
(۲) دکان پر بیٹھنے والے کا نام
(۳) دکان کس چیز کی ہوگی
(۴) قیمتوں کی مکمل فہرست

عبدالرزاق منتظم بازار جلسہ سالانہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک انسان اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا

خدا تعالیٰ اسی کی دستگیری کرتا ہے جو اغراض سے الگ ہو کر خالی ہاتھ خدا تعالیٰ کے حضور جاتا ہے۔

"اِس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے اور اس پر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ آتے ہیں اور وہ صاحب اغراض ہوتے ہیں۔ اگر اغراض پورے ہو گئے تو خیر ورنہ کدھر کا دین اور کدھر کا ایمان۔ لیکن اگر اس کے مقابلہ میں صحابہؓ کی زندگی میں نظر کی جاوے تو ان میں ایک بھی ایسا واقعہ نظر نہیں آتا۔ انہوں نے کبھی ایسا نہیں کیا۔ ہماری بیعت تو بیعت توبہ ہی ہے لیکن ان لوگوں کی بیعت تو سر کٹانے کی بیعت تھی۔ ایک طرف بیعت کرتے تھے اور دوسری طرف اپنے سارے مال و متاع، عزت و آبرو اور جان و مال سے دستکش ہو جاتے تھے گویا کسی چیز کے بھی مالک نہیں ہیں اور اس طرح پر ان کی کل امیدیں دنیا سے قطع ہو جاتی تھیں۔ ہر قسم کی عزت و عظمت اور جاہ و حشمت کے حصول کے ارادے ختم ہو جاتے تھے۔ کس کو یہ خیال تھا کہ ہم بادشاہ بنیں گے۔ یا کسی ملک کے فاتح ہوں گے۔ یہ باتیں ان کے وہم و گمان میں نہ تھیں۔ بلکہ وہ تو ہر قسم کی امیدوں سے الگ ہو جاتے تھے اور ہر وقت خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور ہر مصیبت کو لذت کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہو جاتے تھے یہاں تک کہ جان تک دینے کو آمادہ رہتے تھے۔ ان کی اپنی تو یہی حالت تھی کہ وہ اس دنیا سے بالکل الگ اور منقطع تھے لیکن یہ الگ امر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر اپنی عنایت کی اور ان کو نوازا اور ان کو جنہوں نے اس راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا ہزار چند کر دیا......

اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا ہے وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے۔ لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قلب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلت اور موت کو خیرباد کہنے والا بن جائے۔"

(الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

حدیث النبیؐ

لایزال الناس بخیر

عَن سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر۔

ترجمہ۔ حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے۔ جب تک کہ وہ جلد افطار کریں گے۔

(بخاری کتاب الصوم)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۶۶ء

اشتعال انگیزی کی بجائے دلائل سے گفتگو ہونی چاہیئے

۳

معاصر المنبر اپنی ماہواری اشاعت ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء میں فرماتے ہیں:-

"اس امت کا سب سے بڑا اور منظم فرقہ اہل ربوہ کا ہے جس کا ایک مرکز "ربوہ" ہے اور دوسرا "قادیان"۔ قادیان کے درویش اور وہاں کی جماعت کا نظم ونسق بالواسطہ ربوہ کے خلیفہ کے تحت ہی ہے۔ جو اہم فیصلہ ربوہ میں ہوتا ہے۔ اہل قادیان ہی کو اپنے ہاں نافذ کر لیتے ہیں۔ او ریوں بھارت اور پاکستان دونوں ملکوں کی قادیانی امت کا خلیفہ ایک ہی ہے۔ اور وہ سابق "مرزا محمود تھے اور اب ان کے فرزند ناصر احمد ہیں۔

اہل ربوہ بعض خصوصیات میں ممتاز ہیں۔ جن کا ذکر یہاں مطلوب نہیں۔ ربوہ کی خلافت نے اس سال کا جو بجٹ منظور کیا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ صدر انجمن احمدیہ	۳۹،۰۲۹۶۱	(انتالیس لاکھ دو ہزار نوسو اکسٹھ)
۲۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ	۳۸،۱۳۳۸۰	(اڑتیس لاکھ تیرہ ہزار تین سو اسی)
۳۔ وقف جدید انجمن احمدیہ	۱،۷۷،۰۰۰	(ایک لاکھ ستتر ہزار)
میزان	۷۸،۹۳،۳۴۱	(اٹھتر لاکھ ترانوے ہزار تین سو اکتالیس)

اس بجٹ پر بحث کرتے ہوئے بھارتی جماعت قادیان کا اخبار بدر لکھتا ہے۔

"اگر اس میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا بجٹ اور ممالک بیرون کی خود کفیل جماعتوں کے بجٹ بھی شامل کر لئے جائیں۔ تو خدا کے فضل سے یہ بجٹ ایک کروڑ تک پہنچ جاتا ہے۔"

مبلدر مزید لکھتا ہے۔

"ہر نیا دن کسی نہ کسی ملک میں جماعت کے نئے تبلیغی مشن کے قیام یا نئی مسجد احمدیہ کی تعمیر کی خوشخبری لے کر طلوع ہوتا ہے۔"

گو بظاہر لاکھوں کا بجٹ ایک بہت معمولی بجٹ ہے۔ لیکن خدا کی قسم ہمارے دل اس یقین سے پُر ہیں کہ وہ وقت قریب ہے جب یہ بجٹ لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں، کروڑوں سے بڑھ کر اربوں اور کھربوں تک پہنچے گا۔"

(بدر ۷ اپریل ۱۹۶۶ء)

قادیانی بجٹ کا دوسرا رخ یہ ہے کہ دسمبر ۱۹۶۵ء کے جلسہ ربوہ میں سر ظفر اللہ خاں نے یہ تحریک پیش کی کہ مرزا محمود آنجہانی کے ادھورے کاموں کی تکمیل کے لئے ایک ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے نام سے قائم کیا جائے۔ اور اس کے لئے ۲۵ لاکھ روپیہ جمع کیا جائے۔ یہ ادارہ قائم ہوا۔ چند ہفتوں میں اس کے لئے دیئے جانے والے عطیات کو انکم ٹیکس سے معافی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا گیا۔ قادیانی سرمایہ داروں کے بڑے بڑے چندوں کے وعدے آنے شروع ہو گئے۔ تو اعلان ہوا کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے ۲۷ لاکھ روپے سے زائد کے وعدے ہو چکے ہیں۔

اسی طرح بعض دوسری تحریکات ان دونوں بجٹوں (اناسی لاکھ اور ۲۷ لاکھ) سے الگ ہیں مثلاً بعض بیرونی ملکوں میں مساجد کے نام پر جو قادیانی مراکز بنائے جا رہے ہیں۔ ان کی ذمہ داری قادیانی جماعت کے مختلف طبقات پر ڈال دی جاتی ہے بطور مثال ہالینڈ کی مسجد کی ذمہ داری عورتوں کی قادیانی تنظیم "طبقہ اماء اللہ" پر ڈالی گئی ہے۔ اور اس کے مصارف کا تخمینہ پانچ لاکھ روپے ہے۔ جن میں سے (۲۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء تک) تین لاکھ تین ہزار چار سو پینسٹھ روپے وصول ہو چکے ہیں۔

قادیانی امت نے اپنے ہاں جو نظم قائم کر رکھا ہے۔ اس کی ایک جھلک انکوائری رپورٹ میں ان الفاظ میں دکھائی گئی ہے۔

"احمدی ایک متحد و منظم جماعت ہیں۔ ان کا صدر مقام ایک خالص احمدی قصبے میں واقع ہے۔ جہاں ایک مرکزی تنظیم قائم ہے۔ جس کے مختلف شعبے ہیں مثلاً امور خارجہ، شعبہ امور داخلہ۔ شعبہ امور عامہ اور شعبہ نشر و اشاعت یعنی وہ شعبے جو ایک باقاعدہ سکرٹریٹ کی تنظیم میں ہوتے ہیں۔ وہ سب یہاں موجود ہیں۔ ان کے پاس رضا کاروں کا ایک جیش بھی ہے۔ جس کو خدام دین (غالباً "خدام الاحمدیہ" مراد ہے) "فرقان بٹالین" (پاک فوج میں واحد تنظیم جو قادیانی امت کے افراد پر مشتمل ہے) اسی جیش سے مرکب ہے اور یہ خالص احمدی بٹالین ہے جو کشمیر میں خدمت (؟) انجام دے چکی ہے۔" (انکوائری رپورٹ اردو ص۲۱۱)

قادیانی امت کے پریس کا مسئلہ بھی دلچسپی کا متقاضی ہے۔ اس وقت ربوہ سے الفضل (روزنامہ) الفرقان تحریک جدید خالد۔ ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) البشریٰ (عربی)

لاہور سے "پیغام صلح" لاہور (ہفت روزہ) روح اسلام اور ان کے علاوہ جرمنی اور بعض دوسری زبانوں میں ماہنامے وغیرہ شائع ہوتے ہیں

قادیانی پریس کا دوسرا پہلو کتابوں، کتابچوں، پمفلٹوں اور ٹریکٹوں و ہینڈبلوں کی وسیع تر اشاعت ہے۔ جو کروڑوں سے زائد تعداد میں شائع ہوتے ہیں۔ اور کوشش کی جاتی ہے کہ ہر پاکستانی مسلمان کے گھر پہنچائے جائیں۔

الفضل، بالخصوص اس کا خطبہ نمبر ہزاروں مسلمانوں کے نام قادیانی امت کے سرمایہ داروں کی جانب سے جاری کرایا جاتا ہے۔ اسی طرح دوسرے جرائد و مجلات

کتابوں کی تقسیم اور پمفلٹوں اور ہینڈبلوں کی اشاعت و توزیع کا اندازہ اس سے بھی زیادہ وسیع ہے اور اسی کے ساتھ مرزا ناصر احمد نے دو اہم تحریکیں شروع کر رکھی ہیں

ایک کا تعلق تو اس سے ہے کہ مغربی پاکستان کے قادیانی مشرقی پاکستان کے مسلمانوں سے قلم دوستی کی مہم شروع کریں۔ اور یہاں سے بکثرت خطوط مشرقی پاکستان کے مسلمانوں کے نام جائیں۔

دوسری تحریک یہ ہے کہ جیسے مسلمانوں میں تبلیغی جماعت نے "اوقات" دینے کا وسیع نظم قائم کیا ہے۔ اسی طرح قادیانی بھی اپنے اوقات وقف کریں۔ چنانچہ ہزاروں کی تعداد میں قادیانی اب تک اس تحریک میں شامل ہو چکے ہیں اور پچھلی سرمائی میں بالخصوص سابق پنجاب کے اضلاع۔ جھنگ۔ سرگودھا۔ گوجرانوالہ اور سیالکوٹ وغیرہ میں قادیانی دفود مسلمانوں کو مرزا غلام احمد کی نبوت۔ مسیحیت اور مہدویت کی دعوت دینے اور ختم نبوت وحیات مسیح پر ان کے سابق عقائد کو بدلنے کی مہم شروع کئے ہوئے ہیں

اس سال کے لئے قادیانیوں کی جو سکیمیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

قادیان میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ۱۹۶۶ء کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کا

رُوح پرور پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل روح پرور پیغام قادیان میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء (منعقدہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۶۶ء) کے موقع پر مورخہ ۱۸ دسمبر کے پہلے اجلاس میں محترم سید داؤد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے پڑھ کر سنایا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النَّاصِرُ

عزیز از جان قابلِ صد رشک و احترام بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آج آپ قادیان کی اس مقدس بستی میں اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ اپنے ربّ کے حضور جھکیں اور عاجزانہ دعائیں کریں کہ وہ غلبۂ اسلام و احمدیت کے متعلق اپنے وعدوں کو جلد اور ہماری زندگیوں ہی میں پورا کر دے اور ہماری غفلتیں اور کوتاہیاں اس میں تاخیر کا باعث نہ بنیں۔ وہ خود ہی اپنے فضل سے ہمیں اس بات کی توفیق عطا کرے کہ ہم اپنی تمام طاقت اور پوری توجہ اور انتہائی فدائیت اور ایثار اور صدق و صفا کے ساتھ اس کی راہوں پر چلنے کے قابل ہو جائیں اور اس کی رضا کو حاصل کر لیں اور اس کی نگاہ میں اس بات کے مستحق ٹھہریں کہ ہمارا محبوب ربّ ہماری زندگیوں ہی میں وہ بشارتیں پوری کر دے جن کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے اس کی برگزیدہ جماعت کو دیا گیا ہے۔ دوسری غرض آپ کے یہاں جمع ہونے کی یہ ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی باتیں اس نیت کے ساتھ سُنیں کہ اُسوۂ رسول کو اپناتے ہوئے شریعتِ اسلامیہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں گے۔ پس ان مبارک گھڑیوں کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہ کریں۔ دُعاؤں۔ ذکرِ الٰہی۔ نیکی کی باتیں سُننے سُنانے سے اپنے اوقات کو معمور رکھیں تا ہمارا پیارا ربّ ہماری جھولیوں کو اپنے فضل۔ اپنی رحمت۔ اپنی رضا سے کچھ اس طرح بھر دے کہ ہماری رُوح سیر ہو جائے۔ نور السمٰوٰت والارض اپنے نور میں ہمیں کچھ اس طرح لپیٹ لے کہ کوئی شیطانی ظلمت ہمارے قریب بھی پھٹکنے نہ پائے۔

قرآن مجید۔ یہ عظیم کتاب۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے ہی بنی ہے اور اسی کے ذریعہ ہم اس کے نور کو حاصل کر سکتے ہیں۔ پس قرآنی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر اس کے نور کو حاصل کریں۔ پہلے اپنے وجود مجسم نور بنائیں پھر یہ شمع نورانی ہاتھ میں لے کر قریہ قریہ اور گھر گھر پہنچیں اور اس عظیم نور کے ذریعہ دُنیا کے اندھیروں اور شیطانی ظلمات کو دُور کریں تا ہماری یہ دنیا نور میں بسنے والی دُنیا ہو جائے اور سب انسان خدا کے حقیقی بندے بن جائیں۔

اسلام صُلح کا۔ آشتی کا۔ سلامتی کا۔ امن کا۔ ہمدردی اور خیر خواہی کا "باخعٌ نفسک" کی روحانی کیفیت کا مذہب ہے۔ پس ہر مذہب و ملت کے ساتھ حُسنِ سلوک کریں۔ احسان کی راہوں کو اختیار کریں۔ کسی کو بھی زبان یا ہاتھ سے دُکھ اور تکلیف نہ پہنچائیں بلکہ ہر ایک کی تکلیف کو دُور کرنے کی کوشش کریں۔ ہر ایک سے ہمدردی کریں۔ ہر ایک کے ساتھ خیر خواہی کے ساتھ پیش آئیں۔ بلا امتیازِ مذہب و ملت ہر ایک کی بے لوث خدمت کریں۔ قانون کے احترام کو اپنا شعار بنائیں۔ بڑوں کی خواہ وہ کسی مذہب سے ہی کیوں تعلق نہ رکھتے ہوں عزت و احترام کریں اور چھوٹوں پر رحم اور شفقت کی نگاہ رکھیں۔ غرضیکہ اسلام کا کامل نمونہ اور اُسوۂ حسنہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حقیقی عکس بن کر اپنی زندگیوں کے دن گزاریں تا آسمان کے فرشتوں کی دعائیں آپ کو حاصل ہوں اور زمین پر بسنے والی نگاہیں آپ کو عزت اور احترام سے دیکھیں اور ہر مذہب و ملت کے کان آپ کی باتوں کو توجہ اور شوق سے سُنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اس کے فضل سے جنت کے سب دروازے آپ کے لئے کھولے جائیں۔ اس کی رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ پر رہے۔ اس کی مغفرت اور اُس کے نور کی چادر ہمیشہ آپ کو ڈھانپے رکھے اس کی رضا کے عطر کی لپٹیں ہمیشہ آپ کے وجودوں میں سے نکلتی رہیں۔ خدا کرے کہ آپ اس چشمۂ فیض سے ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں اور دُنیا ہمیشہ آپ کے فیوض و برکات سے استفادہ کرتی رہے۔ آمین۔

اے میرے عزیز درویشو! اے اس پاک اور مقدس بستی کے مکینو! ربِّ عزیز نے اپنے بے پایاں فضل سے "ان بیوتٌ مرفوعۃ" کو آباد رکھنے کی ایک ایسی خدمت تمہارے سپرد کی ہے کہ اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ نباہ لو اور بشاشت کے ساتھ ادائیگی فرض کی تلخیاں برداشت کر لو تو قیامت تک تمہارا نام رشک اور احترام سے لیا جائے گا اور آنے والی نسلیں تم پر فخر کریں گی۔ آج ہمارا ربّ تم سے انتہائی ایثار کا مطالبہ کر رہا ہے تا وہ اپنے انتہائی فضلوں اور رحمتوں کا تمہیں وارث بنائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

(دستخط) مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

یکم دسمبر ۱۹۶۶ء

رمضان المبارک کے فضائل

از افادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۴)

چودھویں فضیلت

رمضان کی چودھویں فضیلت یہ ہے کہ وہ کلام الٰہی کو یاد دلاتا ہے نیز اس عہد کی یاد دلاتا ہے جو قرآن کریم کے نزول کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے باندھا ہے۔ قرآن کریم کا نزول رمضان کے مہینہ میں ہوا جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے کھلے کھلے نشانات اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی تعلیم پر مشتمل ہے جس نے اس دنیا میں آکر ایک روحانی انقلاب بپا کر دیا اب ہر سال رمضان کے مہینہ میں اس عظیم کلام الٰہی کی یاد منائی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ میں تلاوت قرآن کریم پر زور دیا ہے۔ پھر جس طرح دنیا میں قومی دن منائے جاتے ہیں، اس روز لوگ خوشیاں مناتے ہیں، حکومت قیدی چھوڑ دیتی ہے اچھا کام کرنے والوں کو انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں، شکرانہ کے نفل ادا کئے جاتے ہیں، دعائیں کی جاتی ہیں، اسی طرح اس ماہ میں جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ وغیرہ اور دوسری نیکیاں بجا لانے کی ہدایت فرمائی ہے وہاں اس بارہ میں اپنا نیک نمونہ بھی پیش فرمایا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ آپ اس ماہ میں تیز آندھی سے بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ پھر احادیث میں ہے کہ

اذا دخل شھر رمضان
تغیر لونہ وکثرت
صلاتہ وابتھل
فی الدعاء واشفق منہ

جب رمضان آتا تو آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا۔ آپ نمازیں زیادہ ادا کرتے۔ دعا خشوع وخضوع سے کرتے اور خدا تعالیٰ کا خوف آپ کے دل میں زیادہ ہوتا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ جب رمضان آتا تو اطلق کل اسیر واعطی کل سائل آپ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے۔ پھر آپؐ فرماتے ہیں ان فی رمضان ینادی مناد بعد الثلث الاوّل او ثلث اللیل الآخر الا سائل یسئال فیعطی الا مستغفر یستغفر فیغفر لہ الا تائب یتوب فیتوب اللہ علیہ کہ رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اُسے دیا جائے۔ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ اس کی توبہ کو قبول کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ بھی اس ماہ کی اس خصوصیت کو قائم رکھتا ہے۔ چنانچہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس ماہ میں وہ کسی سائل کو نامراد نہیں رہنے دیتا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

من صام رمضان ایمانًا
وّ احتسابًا غفر لہ ما تقدم
من ذنبہ۔

جو شخص ایمان اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

اذا جاء رمضان فتحت
ابواب الجنّۃ وغلقت
ابواب النار وصفدت
الشیاطین۔

کہ جب رمضان آتا ہے تو جنّت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لانے والوں پر انعامات کی بارش کی جاتی ہے۔ جہنم کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ یعنی سزائیں معاف کر دی جاتی ہیں اور اس دن شیاطین کو یعنی روحانیت اور نیکی کے دشمنوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔

ایک خدائی عہد کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے
بھی ایک نیا عہد باندھا ہے
اور .... اس عہد کی علامت
مومنوں کے لئے یہ مقرر کی گئی ہے

کہ وہ اس سارے مہینہ (رمضان) کے روزے رکھیں جس میں خدا تعالیٰ نے ان سے عہد باندھا تھا۔ اسکے مقابلہ پر اللہ تعالیٰ نے بھی اس عہد کے نباہنے کی ایک علامت اپنے لئے مقرر فرمائی ہے اور وہ یہ کہ جب تم رمضان کا مہینہ اس عہد کی یاد میں گزارو گے تو میں اسکے جواب میں رمضان کی آخری راتوں میں سے ایک رات تمہارے لئے آسمان سے اتروں گا اور اعلان کروں گا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیومنوبی لعلھم یرشدون"

تفسیر کبیر (سورۃ القدر)

غرض رمضان قرآن کریم کے نزول کی یاد دلاتا ہے اور اس عہد کی علامت ہے جو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے، دنیا سے باندھا اور جس کا اعلان اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ فرمایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں خود اسکی جزا ہوں۔ اس میں اسی عہد کی طرف اشارہ ہے۔

پندرھویں فضیلت

رمضان المبارک کی پندرھویں فضیلت یہ ہے کہ اس میں خاص طور پر دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں دعائیں سننے پر زیادہ آمادہ ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا ادعونی استجب لکم۔ تم مجھے پکارو میں تمہاری ہر پکار کا جواب دوں گا۔ گو یہ کہنا درست نہیں کہ خدا تعالیٰ کا اس مہینہ سے زیادہ تعلق ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اسنے اپنے بندوں پر احسان کر کے ایسے ذرائع مقرر فرما دئے ہیں جن سے سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو جائیں اور وہ سمجھیں کہ اگر سارا سال نہیں تو کم از کم اس ماہ سے روحانی فائدہ اٹھائیں۔ رمضان کا مہینہ گویا روحانی لحاظ سے موسم بہار ہے۔

پھر ان دنوں میں دعا کی قبولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان ایام میں بڑے اور چھوٹے۔ جوان اور بوڑھے۔ عورت اور مرد سارے ہی رات کو اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں اس لئے ان دنوں کی دعائیں ایسی ہوتی ہیں جیسے الہامی دعائیں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سوادِ اعظم کی آواز کو اپنی آواز قرار دیا ہے اسی طرح جب وہ اکٹھے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں تو ان کی دعائیں الہامی رنگ اختیار کر لیتی ہیں اور وہ اور دعاؤں کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کامیابی کی طرف لے جاتی ہے اور کمزور اور ظاہری اسباب سے محروم لوگوں کا وسیلہ ہے۔

آخری عشرہ

رمضان کے آخری عشرہ کو قبولیتِ دعا کے لحاظ سے ایک خاص مقام حاصل ہے اس میں ایک رات ایسی آتی ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خیر من الف شھر۔ وہ ہزار مہینہ سے بہتر ہے۔ تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امر۔ اس میں ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اپنے رب کے حکم سے تمام دینی اور دنیوی امور لے کر اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے اترنے کے بعد سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ کیفیت صبح کے طلوع ہونے تک قائم رہتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

فیہ لیلۃ خیر من الف
شھر من حرم خیرھا
فقد حرم۔

رمضان کے آخری عشرہ میں ایک رات ایسی ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اسکی خیر و برکت سے محروم رہا وہ بدقسمت ہے اسی طرح فرمایا:۔

من قام لیلۃ القدر ایمانًا
واحتسابًا غفر لہ ما تقدم

جو اس رات ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے اپنی مغفرت کے لئے دعائیں مانگتا رہے اسکے تمام پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ غرض اس ماہ میں دوسرے مہینوں کی نسبت دعاؤں کا زیادہ موقع ملتا ہے۔ اور پھر وہ دعائیں سال کے دوسرے حصہ کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

غرض رمضان المبارک کا مہینہ کئی برکات اور فضائل کا حامل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے پورے طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی جلسہ سالانہ پر لانے کی کوشش کریں

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ایک اہم ارشاد

باہر کی جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد چندہ جلسہ سالانہ بھجوائیں اور پھر ابھی سے جلسہ سالانہ پر آنے کی تیاری کریں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو جن کے متعلق ان کا خیال ہو کہ وہ فائدہ اٹھائیں گے، ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ جو لوگ جلسہ سالانہ پر آجاتے ہیں۔ ان میں سے بہت کم لوگ بغیر اثر کے جاتے ہیں اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں جو بیعت کر جاتے ہیں۔ اس لیئے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر آپ لوگ انہیں اپنے ساتھ لانے کی کوشش کریں۔ جلسہ سننے کا تو انہیں اتنا شوق نہیں ہوتا جتنا احمدیوں کو ہوتا ہے۔ لیکن میلہ دیکھنے کا انہیں ضرور شوق ہوتا ہے۔ اسلئے انہیں کہیں چلو میلہ ہی دیکھ آؤ۔ اور اگر وہ میلہ کے نام ہی یہاں آجائیں اور یہاں آ کر ان کا خدا اور اسکے رسول سے میل ہو جائے۔ تو اس میں تمہارا کیا حرج ہے یہ تو بڑی اچھی بات ہے۔ پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب احمدی جلسہ سے واپس جاتے ہیں۔ اور وہ اپنی مجالس میں ذکر کرتے ہیں کہ وہاں اس دفعہ یہ یہ دین کی باتیں ہوئیں تو غیر احمدیوں میں بھی چونکہ ایمان ہوتا ہے۔ اسلئے وہ کہتے ہیں کہ اگلے سال ہم بھی چلیں گے۔ لیکن سال کے آخر تک ان کا وہ جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔ اسلئے سب دوست ابھی سے ایسے دوستوں کو کہنا شروع کر دیں۔ کہ اس سال جلسہ کے موقعہ پر ربوہ چلیں وہاں جا کر کچھ خدا کی باتیں سن لینا اور اگر تقریریں نہ سننی ہوں تو میلہ ہی دیکھ لینا۔ پس چاہیے وہ کسی ذریعہ سے آئیں انہیں یہاں لانے کی کوشش کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

یعنی شعر و شاعری سے ہمارا کوئی تعلق نہیں لیکن بعض لوگ چونکہ شعر کے شوقین ہوتے ہیں۔ اسلئے اگر وہ دین کی باتیں شعروں میں سن لیں تو ہمارا کیا حرج ہے۔ اسی طرح اگر بعض غیر احمدی دوست یہاں میلہ دیکھنے کے لیئے ہی آجائیں لیکن یہاں آ کر ان کا خدا اور اس کے رسول سے میل ہو جائے تو اس میں ہمارا کیا حرج ہے۔ پس آپ لوگ ابھی سے اپنے غیر احمدی دوستوں میں تحریک کریں کہ وہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یہاں آئیں"۔

(از خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ رنومبر ۱۹۵۶ء اشاعت الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۵۶ء)

(مرسلہ محمد صدیق شاہد مربی سلسلہ احمدیہ مقیم پشاور)

چائے نوشی کے نقصانات — (مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

رمضان المبارک میں اپنی کسی ایک کمزوری یا بری عادت کو چھوڑنے کے ضمن میں چائے بھی آتی ہے۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر میں تحریر فرمایا ہے کہ شراب کی طرح کی تمام اشیاء حرام ہیں مثلاً افیون۔ بھنگ۔ چرس اور تمباکو وغیرہ اگر چائے نوشی کو بھی بطور نشہ اختیار کر لیا جائے تو یہ بھی یقیناً ان اشیاء میں شامل ہے بعض ادویات ایسی ہیں جو شروع میں تھوڑی دیر کے لیئے انسانی دماغ اور جسم میں نشہ کی کیفیت پیدا کرتی ہیں لیکن اسکے بعد لمبی سستی کاہلی۔ اعضا شکنی زکام اور غصہ و چڑچڑا پن وغیرہ کی حالت پیدا ہو جاتی ہے ایسی ادویات جو درحقیقت بیماری میں استعمال کی جاتی ہیں کی عادت بہت مشکل سے چھوٹتی ہے۔ لہذا ایسی عادت رکھنے والے دوستوں کو ان مبارک ایام میں چائے بھی ترک کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ورنہ اس کے زہر جن میں Tanine , Thaknine اور Caffeine اور Theafabylia زیادہ اہم ہیں بہت نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔

تندرستی کی حالت میں چائے کی ایک ہی چیز ایسی ہے جو بے ضرر ہے اور وہ اسکی خوشبو ہے جسے aroma کہتے ہیں سردیوں میں گرم پانی میں آپ اسے حل کر سکتے ہیں۔ اس کا طریق یہ ہے کہ کیتلی میں تھوڑی سی چائے کی پتی ڈال کر اوپر سے گرم پانی ڈال دیا جائے اور ڈھکنا بند کر دیں۔ زیادہ سے زیادہ سوا پانچ منٹ کے بعد جتنی چائے کی پیالیاں درکار ہوں اسی وقت لے لی جائیں۔ اس طرح پانی میں صرف چائے کی خوشبو حل ہوگی۔ اسکے بعد یا چائے کو چولھے پر جوش دینے سے مندرجہ بالا زہر نکل کر پانی میں حل ہو جائے گا اور چائے کا ذائقہ کڑوا سا ہوگا۔ ایسی چائے یقیناً نہیں پینی چاہیئے۔

اس کے تفصیلی نقصانات کے لئے چائے نوشی پر المنار میں میرا مضمون ملاحظہ فرما دیں۔

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

کہ اس سال کے آخر تک ہر قابل ذکر آبادی میں کم از کم ایک قادیانی مرکز بصورت مسجد قائم کیا جائے۔

ان سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ ربوہ، چنیوٹ، احمد نگر، لاہور اور بعض دوسرے مقامات پر قادیانی تعلیم گاہیں کالجوں، ہائی اسکولوں اور مڈل پرائمری مدارس کی صورت میں موجود ہیں اور ان میں ہزاروں مسلمانوں کے بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

قادیانیوں کی ان تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ ان کی سیاسی سرگرمیاں بھی بے حد اہم ہیں، مگر ہم بوجوہ ان کا حوالہ نہیں دے رہے ہیں . . . . .

اس کے بعد معاصر بمصداق آیہ "لوکا نوا" فرماتے ہیں:۔

"نہ بات غصے کی ہے اور نہ لب و لہجہ میں ادنیٰ سا اشتعال! ---- کہنا صرف اسی قدر ہے کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ کم از کم ایک ادارہ نشر و اشاعت اور دعوت و تبلیغ کا ایسا ہونا چاہیئے جو کسی قسم کا اشتعال دلائے بغیر اس اساس و بنیاد کی حفاظت کرے۔ جس پر ملت اسلامیہ کا دارومدار ہے اور جو لوگ مسلمانوں کی اس بنیاد کو متزلزل کرنے کے درپے ہوں، صرف اسی قدر کیا جائے کہ ان کے مغالطوں کی حقیقت واضح کر دی جائے و بس

دنیا کسی ایسی تحریک کا چلانا جو قادیانی مسلم نزاع کو پھر سے ۱۹۵۳ء ایسے حالات تک پہنچا دے تو واضح رہے کہ اگر ۱۹۵۳ء کے حالات پیدا کرنے میں سب سے زیادہ دخل خود قادیانیوں اور قادیانیت کو تھا، جس کا اعتراف انکوائری عدالت نے برملا کیا۔ بایں ہمہ نہ ہم اس کے قائل ہیں نہ اسے مسئلے کا حل سمجھتے ہیں اور نہ ہی یہ بات ہمارے فکر و نظر کے کسی گوشے میں گھسنے کی گنجائش پا سکتی ہے۔ ہم دلائل کے قائل ہیں اور ہر اس بات کو جسے ہم غلط سمجھیں اس کا مقابلہ دلائل ہی سے کرنا چاہتے ہیں۔ سیدھی سی اور واضح بات کہ ہم نہ صرف یہ کہ خود کسی قسم کا اشتعال پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ ہم یہ تہیہ کر کے کام کر رہے ہیں کہ قادیانیوں کی جانب سے پیدا کردہ کسی اشتعال انگیزی سے بھی ہم متاثر نہیں ہوں گے۔ اور مسئلے کی بات کو مسئلے کی حد تک محدود رکھنے کا عزم رکھتے ہیں۔

یوں نہ دلیل کی ضرورت نہ بحث کی گنجائش کہ اگر قادیانی امت کو یہ حق حاصل ہے کہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے جاری ہونے، عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے فوت ہو جانے، مرزا غلام احمد کے نبی اور مسیح مہدی ہونے کے حق میں متعدد پریس لگوا لیں، ہزاروں کتابیں ہر سال شائع کریں۔ بیسیوں روزنامے، ہفت روزہ، ماہوار اخبارات و رسائل جاری کریں اور قریہ قریہ بستی بستی اپنے مبلغ بھجوائیں جو مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی جدوجہد میں مصروف ہوں —— تو انہی عنوانات پر مسلمانوں کو کام کرنے میں رکاوٹ کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

عوام و خواص جانتے ہیں کہ جب سے جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میدان عمل میں آئی ہے ہر طرح۔ ہر لمحہ اور ہر طریق سے اسکی مخالفت کی گئی ہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی سے لیکر مودودی صاحب اور معاصر تک کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ یہاں صرف ایک سوال ہم معاصر سے پوچھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

اگر ذرا ذرا سے کام کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہے
تو کیا تجدید احیاء دین کے لئے اللہ تعالیٰ کا بھی کوئی نظام
ہے کہ نہیں؟

معاصر اس سوال پر ایک دن نہیں ایک ہفتہ نہیں ایک مہینہ نہیں کم از کم ایک سال غور کر کے جواب عطا فرمائیں اگر وہ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک نظام قائم کیا ہے تو پھر اس پر غور فرمائیں کہ وہ نظام کیا ہے؟ جواب میں مدد کے لئے ہم تمام قرآن پاک اور خاص کر آیہ

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون —— اور

احادیث نبویہ

(۱) ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

(۲) من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ اور اس قسم کی دوسری احادیث کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اگر آپ اس نظام کی تصدیق کریں تو پھر بتائیں کہ آج اس نظام کے مطابق کہاں عمل ہو رہا ہے؟ ورنہ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نظام سے ہاتھ اٹھا لیا ہے اور اسلام کو قوم کے عقلمندوں کے سپرد کر دیا ہے؟

چندہ جلسہ سالانہ

اب جلسہ سالانہ کے انعقاد میں صرف ایک ماہ رہ گیا ہے لیکن بعض جماعتوں کے عہدیداروں نے ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ تمام مقامی جماعتوں کے عہدیداروں سے التماس ہے کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ انعقاد جلسہ سالانہ سے پہلے سو فیصدی وصول ہو کر داخل خزانہ ہو جائے۔ جلسہ سالانہ کے انتظامات شروع ہیں جن کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ عہدیداران کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے کہ ان کی کسی کوتاہی کی وجہ سے کوئی دوست اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔

(ناظر بیت المال)

انسپکٹران تحریک جدید متوجہ ہوں

مغربی پاکستان کے تمام انسپکٹران تحریک جدید کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ نماز عید الفطر مرکز میں ادا کریں اور عید کی تعطیل کے معاً بعد دفتر وکالت مال میں رپورٹ کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

لجنات اماء اللہ متوجہ ہوں

جلسہ سالانہ کے ایام قریب آ رہے ہیں۔ ہمیں اس موقع پر چٹائیاں۔ ٹوکریاں۔ بالٹی سے سالن نکالنے والے برتن چمچے۔ (ڈونگے) جھاڑو۔ دستر خوان۔ لالٹینیں درکار ہیں۔ لجنات سے التماس ہے کہ وہ جو سامان بھی بھیج سکتی ہوں۔ وہ جلد از جلد دفتر لجنہ میں بھجوا دیں۔ تا کہ ضرورت پر کام آ سکے۔ دیہاتی لجنات خاص طور پر دستر خوان۔ جھاڑو اور ٹوکریاں بھجوائیں

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲ر دسمبر کو میری ہمشیرہ عطیہ اسلام بنت چوہدری نصر اللہ خان صاحب مرحوم کا نکاح مکرم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ابن چوہدری جہان خان صاحب چک ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودہا کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق پڑھا یا اور ایک پُر معارف خطبہ کے بعد دعا کی گئی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے اور احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

عبید اللہ چوہدری۔ اسلامیہ پارک لاہور

درخواست دعا: ملک محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ زرگری کا کارڈ کا جل کر فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(مرزا محمد حسین صحیحی مسیح بیت الحفیظ ربوہ)

۲۹ر رمضان المبارک سے پہلے تحریک جدید کا چندہ سو فیصدی ادا کرنے والے احباب

ایسے افراد کے ناموں کی اشاعت کی ذمہ داری متعلقہ جماعتوں کی ہوگی

چونکہ مقامی طور پر چندہ وصول کرنے کی اطلاع مرکز کو کچھ عرصہ بعد ملتی ہے۔ اس لئے ۲۹ر رمضان سے پہلے سو فی صدی چندہ ادا کر دینے والے مجاہدین کے اسماء مرکز کی طرف سے الفضل میں شائع کروائے جائیں تو کچھ افراد کے نام اشاعت سے رہ جاتے ہیں۔ سو امسال عہدیداران جماعت سے بالخصوص سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مقامی طور پر ۲۹ر رمضان کے معاً بعد ایک جامع فہرست تیار کریں۔ جس میں ان کی جماعت کے جملہ مجاہدین جو اپنا چندہ سو فی صدی ادا کر چکے ہوں۔ مذکور ہوں اور ایسی فہرست دفتر ہذا کو اولین فرصت میں ارسال فرما دیں۔ امسال انشاء اللہ مقامی عہدیداران کی تیار کردہ فہرستیں ہی اشاعت پذیر ہوں گی۔

۲۹ر رمضان سے پہلے جو فہرستیں قسطوار دفتر ہذا میں موصول ہوں گی وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے لئے ضرور پیش کر دی جائیں گی لیکن ان کی اشاعت الفضل میں نہ کی جائے گی۔ الفضل میں وہی فہرستیں شائع ہوں گی جو ۲۹ رمضان المبارک کے معاً بعد جامع طور پر مرکز کو مہیا کی جائیں گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید کے مالی پہلو سے متعلق

ایک سوال اور اس کا جواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد آباد کے مقام پر ۲۰ر نومبر ۱۹۶۶ء کو جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں حضور نے آخر میں فرمایا:۔

"۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کے لئے آپ نے کتنے پیسے دئے تھے"؟

پھر خود ہی اس سوال کے جواب میں فرمایا

"ایک لاکھ" !!!

پھر ساتھ ہی فرمایا "جتنے روپے آپ نے پہلے سال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دئے تھے۔ اس سے کہیں زیادہ آدمی اللہ تعالےٰ نے احمدیت کی گود میں لا ڈالے ہیں"

ظاہر ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے افراد جماعت کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ فرمایا ہے تو جماعت کی مالی قربانی میں بھی تحریک جدید کے تینتیسویں سال میں غیر معمولی اضافہ عمل میں آنا چاہیئے۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کے سال نو کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے ساڑھے سات لاکھ روپے کی توقع وابستہ فرمائی ہے جسے پورا کرنا مخلصین جماعت کا اولین فرض ہے۔ اللہ تعالےٰ سب کو توفیق بخشے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

رمضان المبارک یا ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے۔ چنانچہ اس سال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا۔ یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو کر ۳۱ر جنوری ۱۹۶۷ء تک جاری رہے گی۔

ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوا لیں۔ اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب کرنا بڑا آسان ہو گا۔

تاج کمپنی لمیٹڈ

پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

امراض حیوانات کی بے مثال دوائیں

▲ اکسیر اپھارہ ▲ اکسیر گل گھوٹو
▲ اکسیر کنالہ ▲ خناق روک ▲ اکسیر منہ کھر

منیجر ہومیو ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی ربوہ

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضرور مع تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۵۵۵

میں عائشہ امتہ الباقی بنت مرزا مبارک احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ۔ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ -/۳۰ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ میری وفات کے وقت جو بھی میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہو گی نیز آمد میں کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ (شرط اول -/۵ روپیہ)

الامۃ:۔ عائشہ امتہ الباقی

گواہ شد:۔ مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ

گواہ شد:۔ مرزا مبارک احمد والد موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۵۵۶

میں ظفر احمد ولد محمد ابراہیم صاحب قوم مجوعہ پیشہ طالب علم جامعہ احمدیہ عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الصدر غربی الف ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں مجھے بطور جیب خرچ ماہوار دس روپے ملتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول -/۱)

العبد: ظفر احمد ولد محمد ابراہیم دار الصدر غربی الف۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ محمد سلیم احمد ولد نور محمد صاحب سیکرٹری مال دار الصدر غربی ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ محمد شریف ولد ڈاکٹر حبیب اللہ خان سیکرٹری اصلاح و ارشاد و وصایا محلہ دار الصدر الف۔ ربوہ ضلع جھنگ

مسل نمبر ۱۸۵۵۷

میں فریدہ بھٹی بنت عبد الرشید صاحب بھٹی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ۱۱۵/ھ۔ ڈاک خانہ لائل پور ضلع لائلپور۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۹/۲۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) طلائی انگوٹھی دو عدد وزنی چھ ماشہ مالیتی -/۶۵ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں کیونکہ میں اس وقت بی اے کی طالبہ علم ہوں۔ اور مجھے میرے والدین کی طرف سے مبلغ -/۵ روپے ماہوار جیب خرچ کے لئے ملتے ہیں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ جو بھی ہو گی۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل کرتی رہوں گی۔ نیز مذکورہ جائیداد کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت مورخہ ۶۶/۹/۲۳ سے نافذ فرمائی جائے (شرط اول -/۱ روپیہ)

الامۃ: فریدہ بھٹی بنت عبد الرشید صاحب پیپلز کالونی۔ لائلپور۔

گواہ شد:۔ عبد الرشید بھٹی۔ والد موصیہ ۱۱۵/ھ پیپلز کالونی۔ لائلپور

گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ انسپکٹر وصیت حال وارد لائلپور۔

مسل نمبر ۱۸۵۵۸:۔

میں سید مشہود احمد شاہ ولد سید محمود اللہ شاہ مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن دار الصدر شرقی ربوہ۔ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ میرا اراضی سکنی ایک کنال واقع دار الصدر غربی ربوہ میں ہے جس کی قیمت اس وقت دو ہزار روپیہ ہے یہ میری واحد ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

۲۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ تین صد پچاس روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۱۶ ستمبر ۱۹۶۶ء۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(شرط اول -/۶ روپے)

العبد:۔ سید مشہود احمد شاہ

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد: منیر احمد موصی نمبر ۵۰۷۰ ۲۰ گلاب دین بلڈنگ پلازہ کوارٹرز کراچی

مسل نمبر ۱۸۵۵۹:۔

میں وزیر احمد ارشد ولد محمد بخش صاحب قوم ارشد پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن معرفت خورشید سنز کھوری گارڈن ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ستمبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ یک صد بیس روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائیداد ثابت ہو گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(شرط اول -/۳ روپے)

العبد:۔ وزیر احمد ارشد بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد:۔ مسعود احمد خورشید سنز فرنٹ منور فاطمہ منزل کھوری گارڈن۔ کراچی نمبر ۱۱۔

—٭—

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے -/۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

بندے کا صرف اپنے مونہہ سے یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا

جب تک صبر اور صلوٰۃ سے کام نہ لیا جائے اُس وقت تک خدا تعالےٰ کی مدد حاصل نہیں ہو سکتی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ خدا تعالےٰ کی مدد حاصل کرنے کے اصل طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بندے کا صرف اپنے مونہہ سے خدا تعالےٰ کو یہ کہنا کہ الٰہی میری مدد کر کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مدد حاصل کرنے کے لئے پہلے اس کے ذرائع پر عمل کرنا ضروری ہے جو شخص گھبرا کر مایوس ہو جاتا ہے اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اس کے لئے آسمان سے نازل ہوں گے۔ وہ اس کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کے احکام کو پس پشت ڈال دیتا ہے اور ساتھ ہی یہ امید رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اس کے لئے نازل ہوں گے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص قربانیوں سے ہچکچاتا اور خدا تعالےٰ کی عائد کردہ ذمہ داریوں کو پورا کرنے سے قاصر رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دعا نہیں کرتا اور خدا تعالےٰ کے حضور عاجزانہ طور پر گڑگڑاتا نہیں اور اس کے باوجود اس کی معجزانہ تائید کا امید وار رہتا ہے وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص دین کے معاملے میں غیرت سے کام نہیں لیتا اور اس کی ترقی میں ممد نہیں ہوتا وہ دشمنوں کے مقابلے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص غرباء اور مساکین پر شفقت نہیں کرتا اور ان کی مشکلات کو دور کرنے میں ہاتھ نہیں بٹاتا وہ اپنی مشکلات کے وقت خدا تعالےٰ کی تائید حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص اللہ تعالےٰ کے رسولوں پر درود نہیں بھیجتا ان کے لئے دعا نہیں کرتا اور ان کے احسانات کے شکریہ کا احساس اپنے دل میں نہیں رکھتا وہ اللہ تعالےٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ جو شخص عبادت اور خدمت دین کے لئے اپنی ساری عمر وقف نہیں کرتا وہ قرب الٰہی کے اعلیٰ مدارج پانے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر باوجود ان سب باتوں پر عمل کرنے کے جو شخص یہ محسوس نہیں کرتا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کیا اور اپنے عمل پر اتراتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔ لوگ مونہہ سے تو کہہ دیتے ہیں کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین لیکن یہ نہیں جانتے کہ ایاک نستعین کہنے کے ساتھ کن کن باتوں کی ضرورت ہے۔ وہ ڈاک خانے میں دو روپے منی آرڈر کرانے کے لئے جاتے ہیں تو منی آرڈر فارم ساتھ لے کر جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب تک [illegible] گا یہ روپیہ پوسٹ نہیں ہو سکتا۔ وہ ڈاک خانہ میں خط ڈالنے جاتے ہیں تو اس پر ٹکٹ لگاتے ہیں ورنہ وہ بیرنگ کر دیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں داخل ہونے کے وقت وہ فارم پُر کرتے ہیں جو داخلہ کے لئے محکمہ تعلیم کی طرف سے مقرر ہوتا ہے۔ امتحان کے لئے یونیورسٹی کا فارم پُر کرتے ہیں اور اس میں ذرا سی غلطی ہونے سے بھی ان کا دل دھڑکنے لگ جاتا ہے اور وہ ڈرتے ہیں کہ کہیں کام خراب نہ ہو جائے۔ مگر خدا تعالےٰ سے بغیر کوئی فارم پُر کرنے کے اور بغیر کسی شرط پر عمل کرنے کے یہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ حضور اپنے ملائکہ کی فوج بھیج کر ہماری مدد کیجئے حالانکہ وہ نہیں جانتے کہ یہاں بھی ایک فارم کی ضرورت ہے جب تک وہ فارم پُر کر کے اس پر دستخط نہ کئے جائیں اس وقت تک خدا تعالےٰ کی نصرت شامل حال نہیں ہو سکتی اور وہ صبر اور صلوٰۃ کا فارم ہے جب تک صبر اور صلوٰۃ کے فارم پر دستخط نہ کرو گے تب تک خدا تعالےٰ کی مدد حاصل نہیں ہو سکے گی۔"

(تفسیر سورہ بقرہ)

o

محترم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان بغداد میں وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

بغداد سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ میرے ابا جان محترم مرزا برکت علی صاحب آف آبادان مورخہ ۱۲ دسمبر ۶۶ء کو بغداد (عراق) میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم ابا جان کو گیارہ دسمبر کی صبح دل کا دورہ ہوا اسی وقت ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا مگر کوئی افاقہ نہ ہوا اور چوبیس گھنٹے بیمار رہنے کے بعد ۱۲ دسمبر کو صبح آٹھ بجے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے ابا جان مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اسی طرح پس ماندگان اور بالخصوص میری والدہ محترمہ (جو کہ بہت ہی زیادہ غم زدہ ہیں) اور ہم چار بہنوں اور چار بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور خود ہی ہم سب کا حافظ و ناصر اور معین و متکفل ہو۔ اللّٰھم آمین

(غمزدہ امۃ الحکیم اہلیہ مرزا لطف الرحمٰن صاحب دہ کوٹھی صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ ربوہ)

کل ملک بھر میں یوم قائد اعظم شایان شان طریق پر منایا گیا

تمام بڑے بڑے شہروں میں قائد اعظم کی یاد میں پبلک جلسوں کا انعقاد

راولپنڈی۔ ۲۶ دسمبر۔ کل مورخہ ۲۵ دسمبر کو قائد اعظم کے یوم ولادت پر سارے پاکستان اور آزاد کشمیر میں یوم قائد اعظم پورے احترام کے ساتھ شایان شان طریق پر منایا گیا اس دن کا آغاز مساجد میں پاکستان کی سالمیت و استحکام اور آزادی کشمیر کے لئے دعاؤں سے ہوا۔ تمام سرکاری عمارتوں پر قومی پرچم لہرایا گیا۔ قائد اعظم کے مزار پر فاتحہ خوانی ہوئی اور رات کو کراچی میں قائد اعظم کے مزار اور اس عمارت پر چراغاں کیا گیا۔ جس میں قائد اعظم کی ولادت ہوئی تھی۔

ریڈیو پاکستان کے تمام اسٹیشنوں سے اس موقع پر خاص پروگرام نشر کیا گیا جس میں قائد اعظم کی زندگی اور ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی۔ ریڈیو پاکستان لاہور سے ۹ بجے رات صدر مغربی پاکستان مسلم لیگ ملک خدا بخش نے "قائد اعظم" کے موضوع پر تقریر کی۔

گرل گائیڈز، بوائے سکاؤٹوں اور سکولوں کے بچوں کے اجتماعات اور ریلیز ہوئیں اور تمام بڑے بڑے شہروں میں مختلف سیاسی و سماجی تنظیموں کے زیر اہتمام قائد اعظم کی یاد میں جلسے منعقد ہوئے جن میں قائد اعظم کے کارنامے بیان کر کے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور قائد اعظم کے نقش قدم پر چلنے اور آپ کے بتائے ہوئے اصولوں کو مشعل راہ بنانے کے عہد کی تجدید کی گئی۔ چاٹگام میں قائد اعظم کے تحریر کردہ بعض مسودات خطوط اور دیگر اہم کاغذات ایک خاص تقریب میں نمائش کے لئے پیش کئے گئے جنہیں عوام نے بہت اشتیاق سے دیکھا اور ان سے استفادہ کیا۔ اس موقع پر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے ایک پیغام کے ذریعہ قوم کو تلقین کی کہ پاکستان کو متحد ترقی یافتہ اور خوشحال ملک بنانے کے لئے پورے عزم تندہی جانفشانی اور لگن سے کام کیا جائے۔ انہوں نے کہا پاکستان کو حاصل کرنا جس قدر دشوار کام تھا اس کی تعمیر بھی اتنی ہی مشکل کام ہے اس کٹھن کام کو ہم اسی صورت میں انجام دے سکتے ہیں کہ ہم قائد اعظم کے نقش قدم پر چلیں اور ان کی زندگی کو اپنے لئے مشعل راہ بنائیں۔